



## سوال

حرم کے کبوتروں کی کوئی خصوصیت نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حاجی کا کہنا ہے کہ جب مدینہ منورہ کے کسی کبوتر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ مکہ مکرمہ آجاتا ہے اور کعبہ مشرفہ کے اوپر چکر لگاتا ہے گویا طواف وداع کر رہا ہو اور پھر کچھ میلوں کی مسافت تک اڑنے کے بعد مر جاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مدینہ اور مکہ کے کبوتروں کی دوسرے مقامات کے کبوتروں کی نسبت کوئی خصوصیت نہیں، سوائے اس کے کہ کسی کے لیے ان کا شکار کرنا یا انہیں بھگانا جائز نہیں، خواہ اس کا حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو اور اگر کوئی حرمین شریفین سے نکل جائے تو پھر اس کے لیے ان کا شکار حلال ہے بشرطیکہ وہ یہ شکار محرم کے لیے نہ کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالَّذِينَ فِيكُمْ مِنكُمْ وَأَتُوا حُرْمًا مِّنْ دُونِهِمْ إِنَّهُنَّ أَقْسَمًا لَّيْسَ بِلَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكُمْ لِقَاءَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَاءَ رَبِّهِ إِنَّ هَذَا ضَالٌّ سَوِيءٌ فَذُكِّرْتُم بَلْ يَأْتِيكُمُ الْغَيْبُ بِغَنَابَةٍ قَلِيلٍ فَلْيُدْبِرْ أَرْسَالَكُمْ وَإِن يَسْأَلْكُمْ عَن آيَاتِنَا فَلْيُحْكِمُوا لَدَيْهَا وَإِن سَأَلْتُمْ عَنِ الثَّوَابِ عَزَابٌ شَدِيدٌ لِّالَّذِينَ إِتَّخَفُوا هِيَ ظُلْمًا فَأَنصُرْ لَهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ... سورة المائدة

"اے مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا۔"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا بھی یہی تقاضا ہے:

(ان اللہ حرم کلمہ فعل لاجل قلی ولا تل بعدی وانما طلعت لی ساء من نار لا یحتمل غلاباً ولا یصنہ شجریاً ولا یغری صیداً) (صحیح البخاری جزاء الصید باب لا یغری صیداً بحرم ح: 1833)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کی صرف ایک گھڑی میں اسے حلال قرار دیا گیا تھا، نہ اس کے گھاس کو کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کو چھانٹا یا کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بھگا یا جائے۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(ان ابراہیم حرم مکہ وانی حرمت الدین ما بین لایتنا لا یقطع عنا ہما ولا یصا صیداً) (صحیح مسلم الحج باب فضل الدین ح: 1362)



"بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کی دونوں سرحدوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے کانٹے دار درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے جانوروں کا شکار کیا جائے۔"

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ جب مدینہ منورہ کے کسی کیوتر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ اڑ کر مکہ چلا جاتا ہے اور کعبہ کی فضا میں چکر لگاتا ہے تو وہ جاہل ہے۔ اس نے ایک ایسی بات کا دعویٰ کیا ہے جو قطعاً صحیح نہیں ہے کیونکہ موت کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے سوا اور کسی کو نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاتمہ ری نفس بائی ارض تموت ... ۳۴ ... سورۃ لقمان

"اور کوئی نفس نہیں جاتا ہے کہ کس سر زمین میں اسے موت آئے گی۔"

کعبہ کا طواف وداع تو اس کے لیے ہے جو حج یا عمرہ کرے۔ یہ دعویٰ کرنا کہ کیوتر کو موت کے وقت کا علم ہو جاتا ہے، لہذا وہ کعبہ کے اوپر اڑ کر طواف وداع کرتا ہے یہ ایک بالکل جھوٹا دعویٰ ہے، اس کی جرات کوئی جاہل شخص ہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے بارے میں افتراء پرداز ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## محدث فتویٰ

## فتویٰ کیٹی